بفیض روحانی: سیدنا و مرشدنا
حضور شیخ اعظم حضرت علامہ مفتی ابو المحمود سید
محمّد اظہار اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ
تجلیات
حضور محدث اعظم ہند
از قلم
مولانا ابوضیا غلام رسول سعدی کٹیہاری

بفیض روحانی: سیدنا و مرشدنا
حضور شیخ اعظم حضرت علامہ مفتی ابو المحمود سید
محمد اظہار اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
* تجلیات حضور محدث اعظم ہند *
(خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
والد حضور شیخ الاسلام کچھوچھوی)

از:

مولانا ابو ضیا غلام رسول سعدی کٹیہاری
خلیفہ حضور شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں، و
حضور قائد ملت سید محمود اشرف کچھوچھوی،
و حضور مفتی انوار الحق نوری، خلیفہ حضور مفتی اعظم
ہند بریلی شریف *
* مقام: بوہر، پوسٹ تیلتا، ضلع کٹیہار، بہار *
خطیب و امام فیضان مدینہ، مسجد علی، بلگام کرناٹک انڈیا

نام: سید محمد

لقب: محدث اعظم ہند

(17 سال کی عمر میں 1328ھ کو 1911ء کو دیا گیا)

والد گرامی: حکیم مولانا سید نذر اشرف

والدہ ماجدہ: محترمہ مکرمہ سیدہ محمدی خاتون

ناناجان: شیخ المشائخ مخدوم سید علی حسین اعلی حضرت اشرفی میاں

تاریخ ولادت: چہار شنبہ

وقت ولادت: قبل نماز فجر

جائے ولادت: قصبہ جائس ضلع بریلی (یوپی) انڈیا

تقریب بسم اللہ خوانی: چارسال چارماہ چار دن کی عمر کے موقع پر رسم بسم اللہ خوانی منعقد کی گئی.

ختم ناظرہ قرآن: حضور محدث اعظم ہند کی والدہ محترمہ نے چھ ماہ میں پارہ عم ختم کرایا. پھر صرف انیتس دن میں انیتس پارے پوری روانی کے ساتھ ختم کروائے.

ابتدائی تعلیم اور مدارس: والد گرامی نے ابتدائی تعلیم اپنے ذمے لی اور مروجہ فارسی کی جملہ معروف کتب متداولہ پڑھائیں.

اعلیٰ تعلیم: (الف) مدرسہ نظامیہ فرنگی محل لکھنو سے سند فضیلت حاصل فرمائی. (p2)

(ب) علامہ لطف اللہ علی گڑھی کے مدرسے سے منطق وفلسفہ کی سند فراغت حاصل فرمائی اور " علامہ،،کاخطاب پایا.

(ج) پیلی بھیت میں علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کی درسگاہ سے صحاح ستہ، موطا، معانی الآثارودیگر کتب احادیث کادرس لیااور اعلی سند حدیث حاصل کی.

(د) اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ وعنا سے فتاوی نویسی کا فن حاصل کیا.

(ہ) مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں سے سندحدیث اورخطاب " محدث اعظم ،،سے مشرف ہوئے.

مدت تعلیم : آپ نے ان تمام علمی اور تحقیقی منازل کو صرف 17سال.کی عمر میں عبور کر لیا.

سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہونے کی صورت اس طرح ہوئی، کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حقیقی ماموں

سلطان الواعظین مناظر اہلسنت حضرت علامہ سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی شہزادہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ نے اپنے حقیقی بھانجے اور مرید صادق (حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی کچھوچھوی) پر روحانی و علمی نوازشات کھول دیں. پھر آپ کو بریلی شریف سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے سپرد فرمایا.

اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہاں فتاوی لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں

. ردوہابیہ اورافتاءطب کی طرح ہیں، صرف کتاب پڑھنے سے نہیں آتا جب تک کسی ماہر فن کی صحبت میں نہ بیٹھیں. بفضل ورحمت الہی پھر برون وعنایت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم افتا اور ردوہابیہ کے دونوں کامل فن اور دونوں نہایت اعلیٰ فن انہیں یہاں سے اچھا ان شاءاللہ تعالیٰ ہندوستان میں کہیں نہیں ملے گا. میں تو ہر شخص کو بہ طیب وخاطر سکھانے کو تیار ہوں. (P4)

سید احمد اشرف صاحب تو میرے شہزادے ہیں اور میرے
پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کے جد امجد کا صدقہ وعطیہ ہے.
بالآخر آپ اپنے مرشد برحق کے حکم کی تعمیل کرتے
ہوئے پیلی بھیت سے بریلی شریف پہونچے

اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوسال رہ کر فقہ وافتا میں
پر مہارت تامہ حاصل فرمائی. جب تک آپ کا وہاں قیام
رہا فتاوی نویسی کا مشغلہ جاری رہا. (ماہنامہ جام نور اپریل
2011ء ص34)

بریلی شریف کی اس معروف درسگاہ میں جہاں علوم
ومعارف کے لولو ومرجان اعلیٰ حضرت کی زبان فیض
ترجمان سے لٹائے جارہے ہیں، وہاں ان سید زادوں کی
تعلیم وتربیت کے لئے اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد
رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے کیسا اہتمام فرمایا. لکھنو
میں آٹھ سال قیام کے سبب وہاں کی خوبو حضور محدث
اعظم ہند میں اچھی خاصی تھی.(p5)

عمر بھی بہت زیادہ نہ تھی. جمعہ درسگاہ کے معمول میں
فرصت کا دن ہوتا تھا، اس دن کے لئے بہت سے ہی
ذہنی طور پر منصوبہ بندی ہو چکی تھی. بریلی شریف
کا جغرافیہ بھی لوگوں سے معلوم کر رکھا تھا اس مقصد
کی تکمیل کے لئے نماز جمعہ کی ادا کے لئے پچھلی صف
کا انتخاب کیا نماز و دعا مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے حضور محدث اعظم ہند
کا نام لے کر لوگوں سے دریافت فرمایا. چونکہ بریلی میں
حضور محدث اعظم ہند نووارد تھے، اس لئے لوگ
آپ سے ناواقف تھے، لاعلمی کی بنا پر ایک دوسرے
کا منہ دیکھنے لگے. آخرش اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ
الرحمہ نے خود کھڑے ہو گئے اور مسجد کے دروازے
پر حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کو دیکھ لیا تو مصلیٰ
سے اٹھ کر صف آخر میں آکر مصافحہ کیا اور اس سے
زیادہ کا ارادہ فرمایا تو حضور محدث اعظم ہند فرماتے ہیں
کہ "میں تھرّا کر گر پڑا،، (p6)

اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ پھر مصلی پر تشریف لے گئے اور سنن ونوافل ادافرمانے لگے. مسجد کے ایک ایک شخص نے اسے دیکھا اور بڑی حیرت سے دیکھا.

تربیت کا یہ انوکھا اور نرالا طریقہ کیا رنگ لاتا ہے ذرا اسے بھی ملاحظہ فرماتے چلیں؛ حضرت محدث اعظم ہند فرماتے ہیں کہ "میں نے بازاروکتب خانے کی سیر کو طے کرر کھا تھا. شام کو جب چلا تو شہادت گنج کے موڑ پر پہلے پان کھانے کی خواہش ہوئی. ابھی پان والے سے کہا بھی نہ تھا السلام علیکم آیئے اور مجھ کو جواب دینا پڑا، اب پان والے کی دکان کے سامنے کھڑا ہونا بھی میرادشوار ہوگیا. سلام ومصافحہ کی برکت نے میرا سارا پروگرام ختم کر دیا. وہ دن ہے اور آج کا دن ہے کہ بریلی کاذکر نہیں، کلکتہ، بمبئ ،مدراس میں بھی پاپیادہ نہیں بلکہ موٹر میں بیٹھ کر بھی سید بازار کے لئے نہیں نکلا. تربیت کا کیسا انوکھا اور پیارا انداز تھا کہ ایک سلام ومصافحہ نے لکھنوکی ساری خوبو ہواہوگئی. (P7)

محدث اعظم ہند تربیت افتا کے لئے اس فقیہ اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے لیکن اعلیٰ حضرت کی تعلیم وتربیت نے کچھ ایسا رنگ جمایا کہ پھر سارے رنگ پھیکے پڑتے نظر آئے اور کہنے والے کہنے پر مجبور ہو گئے. "زندگی کی یہی گھڑیاں میرے لئے سرمایہ حیات ہو گئیں اور میں محسوس کرنے لگا کہ آج تک جو کچھ پڑھا تھا وہ کچھ نہ تھا اور اب ایک دریائے علم کے ساحل کو پالیا ہے. علم کو راسخ فرمانا اور ایمان کو رگ وپے میں اتار دینا اور صحیح علم دے کر نفس کا تزکیہ فرمادینا یہ وہ کرامت تھی جو ہر منٹ پر صادر ہوتی رہتی تھی.،، کار افتا کی تربیت حاصل کرنے کے دوران حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تبحر علمی، وسعت فکری اور خداداد صلاحیتوں کا جو کھلی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا، اس نے حضور محدث اعظم ہند کو اعلیٰ حضرت کا گرویدہ بنایا.

(بحوالہ ماہنامہ جام نور اپریل 2011ء ص59تا61) (p8)

حضور محدث اعظم ہند اچھے مفسر، محدث، مفکر، خطیب، مناظر، مبلغ، مرشد، مصنف، مدرس، شاعر اور قائد اعظم تھے. آپ کے نانا مجدد سلسلہ اشرفیہ ہم شبیہ غوث اعظم مخدوم الاولیاء ابواحمد سید شاہ علی حسین اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی اور ماموں سلطان الواعظین مناظر اہلسنت علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی دونوں نے حضور محدث اعظم ہند کی تربیت فرمائی.م،اور ایسا لائق وباکمال بنایا کہ اپنے بزرگوں کے لئے دین ودنیاکی میں باعث افتخار ہوگئے.

آپ کے نانا اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ آپ کو بہت زیادہ چاہتے تھے، اور صلاحیتوں پر اعتماد بھی کرتے تھے، پہلی آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد منعقدہ 1343ھ / 1925ء کے خطبہ صدارت میں آپ نے صاحبزادے اور نواسے کو جماعت اہلسنت کی خدمتِ قیادت کے لئے پیش کرتے ہوئے محدث اعظم ہند کو اپنا جگرپارہ اور زندگی کی کمائی قرار دیاہے،-- (p9)

فرماتے ہیں:" میری اَسّی برس کی کمائی میں صرف دو چیزیں ہیں، جن کی قیمت کا اندازہ اگر آپ میری نگاہ سے کریں گے تو ہفت اقلیم کی تاجداری ہیچ نظر آئے گی، یہ میری بڑی کمائی ہے جس پر ملک دنیا میں ناز ہے، اور آخرت میں فخر ہے، جس کو میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کر سکتا تھا لیکن آج اعلان حق کے لئے میں اپنی ساری کمائی نذر کر رہا ہوں، میرا اشارہ پہلے اپنے لختِ جگر و نور العین الحاج ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پھر اپنے نواسہ جگر پارہ مولانا الحاج ابو المحامد سید محمد محدث اشرفی جیلانی کی طرف ہے، جن دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے، میں آج ان جگر کے ٹکڑوں کو نذر پیش کرتا ہوں کہ اعلان حق میں حیات کی آخری ساعت تک سنت اور اہلسنت کی خدمت جو سپرد کی جائے اس میں میری تربیت کا حق ادا کریں،،. (الخطبۃ الاشرفیہ مشمولہ حیات مخدوم الاولیاء ص326)--(p10)

حضور محدث اعظم ہند اعلیٰ حضرت کی نظر میں: محدث اعظم ہند ایک اچھے مصنف اور صاحب قلم بھی تھے، علم پختہ ہو ہی چکا تھا، زبان وبیان پر زبردست قدرت بھی حاصل تھی، اعلی حضرت فاضل بریلوی کی حیات ہی میں

حضور محدث

اعظم ہند نے " معارف القرآن،، کے نام سے قرآن کے اردو ترجمے کی شروعات کی، جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ترجمہ معارف القرآن،، کے ابتدائی حصے کو دیکھا تو اس کے زبان وبیان سے اتنا متاثر اور خوش ہوئے کہ محدث اعظم ہند کو مخاطب کر کے تحسین فرمائی، فرماتے ہیں:" شہزادے! اردو میں قرآن لکھ رہے ہو،،. 57 اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے یہ جملہ کہ کر محدث اعظم ہند کی قرآن فہمی، تفہیمی صلاحیت اور زبان پر قدرت کو سراہا ہے، جو معارف القرآن اور صاحب معارف القرآن کی اہمیت وعظمت اور افادیت پر مُہر ہے.

(مقدمہ تفسیر اشرفی ج1ص15)--(p11)

"حضور محدث اعظم ہند مشاہیر اہلسنت کی نظر میں،،

مفسر قرآن علامہ محمد ابراہیم رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محدث اعظم ہند کا رخصت ہو جانا نہ صرف عالم اسلام کا خسارہ بلکہ ہمارے خاندان رضویہ کا بھی ذاتی خسارہ ہے. جب بھی ہمارے مسائل پیچید گی اختیار کر تے تو حضور اعظم ہند ہی اسے حل فرمایا کرتے تھے.

حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز اشرفی مرادآبادی محدث مبارک پوری فرماتے ہیں: حضور اعظم ہند ہر کمال وخوبی کے جامع تھے صوری وباطنی تمام خوبیوں کے حامل تھے افہام و تفہیم میں آپ کا پایہ انتہائی بلند تھا باریک سے باریک پیچیدہ بات نہایت واضح اور روشن طریقہ سے سمجھاناآپ کا معمول تھا. صاحب قلم وصاحب لسان تھے قلم برداشتہ موقر وجامع تحریر فرماتے تھے. ہر موضوع پر برجستہ بڑے بڑے شاندار خطبے دیتے تھے. آپ کو شہنشاہِ خطابت تسلیم کیاجاتاتھا. بڑے بڑے آپ کی تقریر سے استفادہ کر تے تھے----

خطیب مشرق پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :اگروہ(حضور محدث اعظم ہند) ایک طرف خطیب، مقرر، مناظر، مدرس، شیخ طریقت تھے تودوسری طرف ملک کی سیاسی لہروں پر بھی اپنی گہری نگاہ رکھتے تھے. وہ حالات سے منہ موڑنے کے عادی نہیں تھے بلکہ بگڑے ہوئے حالات کا رخ بدلنے میں ایک خاص وصف کے مالک تھے. اس دنیا میں ایسے لوگ بار بار پیدا نہیں ہوتے. حضرت بسااوقات خود بھی فرماتے. " میں رات کا مقرر اور دن کا پیر ہوں،،.

(بحوالہ ماہنامہ جام نور اپریل 2011ءص29)

حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں یہ کہ کر اپنی تحریر ختم کرتاہوں.

مدت کے بعد ہوتے ہیں، پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

اللہ پاک بطفیل حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے فیضان سے امت مسلمہ کومالامال فرمائے آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اسیر شیخ اعظم
گدائے اشرف ورضا
ابوضیاغلام رسول مہؔر سعدی
رضوی اشرفی آسوی کٹیہار، بہار